Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part 2 Hons paper 4th(2019-20)
Book-Irfan-e-Jameel
Topic:-Irfane jameel

Scanned with CamScanner

سوال ۳: جمیل مظہری کے ذاتی احوال، علمی اور فکری بصیرت کا اجمالی جائزہ پیش کیجئے۔
یا جمیل مظہری کی حالاتِ زندگی اور اُن کی شاعرانہ عظمت بیان کیجئے۔

جواب: سید کاظم علی تخلص جمیل مظہری، صوبہ بہار کے مایہ ناز شاعر، ادیب، اور مفکر تھے۔ ان کی جائے پیدائش مغلپورہ پٹنہ سیٹی ہے وہ اپنے ننہیالی مکان میں یکم جنوری ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اور مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ سیٹی میں حاصل کی تھی۔ ۱۹۱۵ء میں گورنمنٹ اسکول موتیہاری میں چھٹی جماعت میں داخل ہو گئے تھے۔ وہاں آپ کے والد مولوی خورشید حسنین خورشید فارسی و اردو کے معلم تھے۔ ۱۹۲۰ء میں بہترین تعلیمی وسائل کی تلاش میں اپنے ماموں زاد بھائی سید زاہد علی خاں کے پاس کلکتہ چلے گئے۔ وہاں آپ نے ۱۹۲۲ء میں میٹرک پاس کیا اور ۱۹۲۵ء میں انٹرمیڈیٹ اور ۱۹۲۸ء میں بی۔اے ۱۹۳۱ء میں ایم۔اے (فارسی) کی سند حاصل کی۔ ایم۔اے کی سند حاصل کرنے کے بعد وہ تلاش معاش میں مشغول ہو گئے۔

روزنامہ ''الہند'' کے ایڈیٹر ہو گئے۔ آپ کی صحافت مقبول رہی اسی صحافتی دور میں آپ نے طنزیہ، مزاحیہ نظمیں لکھ ڈالی۔ اخبار میں اداریہ کے علاوہ کئی فرضی نام سے مضامین بھی لکھتے رہے۔ آپ کے فرضی نام ''کوچہ گرد''، ''علامہ جلادالقلم'' اور ''اشتر صحرائی'' تھے۔

جمیل مظہری کی طالب علمی، آغاز شباب اور فکر شعور کی نشو و نما کا رنامہ چونکہ کلکتہ میں گذرا تھا۔ جہاں اُس وقت مولانا ابوالکلام آزاد کا نام صحافت کے میدان اور سیاسی فضا پر چھایا ہوا تھا۔ اس لئے ایک آزاد خیال نوجوان کا جو صحافی بھی تھا اور صاحب فکر و نظر شاعر بھی، اپنے عہد کی ایک عظیم سیاسی شخصیت سے متاثر ہو جانا قرین قیاس تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ابوالکلام آزاد کے اثرات کی پرچھائیاں اُن کی تحریروں میں ملتی ہیں۔

جمیل مظہری نے اردو ادب کی کئی حیثیت سے خدمت کی ہے جس کا اجمالی تذکرہ پیش ہے۔ شروع میں آپ نے کچھ افسانے اور انشائیے لکھے۔ ان میں ایک افسانہ ''شکست و فتح'' اور ایک انشائیہ ''حسن شاعر کی نگاہ میں'' بہت مقبول ہوا۔ آپ نے اپنے صحافتی دور زندگی میں فکاہی مضامین باقاعدگی سے لکھے جن میں بیشتر کلکتہ کے اخبار ''عصر جدید'' کے سنڈے ایڈیشن میں نکلے۔ ان مزاحیہ مضامین میں ''آل انڈیا طوائف کانفرنس'' جو عصر جدید میں شائع ہوا تھا بہت مشہور ہوا۔ ایسی ہی شہرت

Scanned with CamScanner

ایک اور سیاسی طنزیہ مضمون کو بھی حاصل ہوئی جو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی ناکامی پر ''پھرتی بارات اور خالی ڈولا'' کے عنوان سے کلکتہ کے مزاحیہ اخبار ''چونچ'' کے سالنامے میں شائع ہوا تھا۔

شعر وادب کے معلم کی حیثیت سے جمیل مظہری کا تنقیدادب سے بہت قریبی رابطہ رہا ہے لیکن آپ کے مذاقِ سلیم اور ترقی پسندانہ رُجحان کی جھلکیاں آپ کے دوادبی مقالات میں ملتی ہیں۔ پہلا مقالہ وہ استقبالیہ خطبۂ صدارت ہے جو آپ نے ۱۹۳۵ء میں کلکتہ کی ادبی کانفرنس میں پڑھا تھا اور جس کی خواجہ حسن نظامی اور مولانا شوکت علی نے بڑی ستائش کی تھی۔ دوسرا مقالہ ماہنامہ نگار کراچی میں ''میرا نظریہ شعر اور میری شاعری'' کے عنوان سے اکتوبر ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا تھا۔

جمیل مظہری بنیادی طور پر ایک شاعر تھے لیکن آپ کی شاعری کو جذبۂ محبت تک محدود رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ وہ اپنی رومانی نظم ''ڈرو خدا سے ڈرو'' کی وجہ سے اردو ادب میں ہمیشہ زندہ رہیں گے لیکن آپ خود کو رومانیت کا شاعر نہیں سمجھتے تھے۔ آپ نے علامہ اقبال کے ''شکوہ'' کے رنگ میں ساٹھ بند کا ایک مسدس ''فریاد'' کے عنوان سے کہا ہے جو ادبی اعتبار سے جمیل مظہری کی بہترین نظم ہے۔ آپ کی ایک مثنوی ''آب وسراب'' ہے جو پانسو سے زائد اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مثنوی میں آپ نے اسرار حیات کو سمجھنے اور انہیں سلجھانے کی کوشش کی ہے۔

اُن کے نظموں کا مجموعہ ''نقشِ جمیل'' اور غزلیات کا مجموعہ ''فکرِ جمیل'' کے نام سے شائع ہوا ہے اور ''عرفان جمیل'' مراثی وقصائد ورباعیات کا مجموعہ ہے۔ آپ کے کلام کے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مجموعی اعتبار سے آپ کے اسلوب بیان میں میر انیسؔ، غالبؔ اور اقبالؔ کے امتزاجی عناصر ملتے ہیں۔ اور موضوعات کے اعتبار سے آپ نے حیات وکائنات کے متنوع مسائل کی گرہ کشائی کی کوشش کی ہے۔

مرثیہ نگاری، جمیل مظہری کو وراثت میں ملی تھی۔ آپ کے دادا محترم مولانا مظہر حسن اور آپ کے والد سید خورشید حسنین خورشید بھی شاعر تھے۔ جو عمر بھر مجالسِ عزا میں مراثی تحت اللفظ پڑھتے رہے۔

جمیل مظہری نے محرّم کے دورانِ مجالسِ عزا میں رباعیاں اور سلام ۱۹۲۰ء ہی سے پڑھنے شروع کردیئے تھے۔ شہادت امام حسینؑ کے موضوع پر مراثی، رباعیات، سلام اور نظمیں لکھ کر آپ نے مسلمانوں کو بالعموم سوگوارانِ حسینؑ کو اس شہادتِ عظمیٰ سے ہمت، استقلال، شجاعت، ایثار، خودداری اور عزم سرفروشی کا سبق حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔

Scanned with CamScanner